کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ میں کہ اِعتجار کی تعریف کیا ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الجواب وباللہ التوفیق

اعتجار کے مسئلہ میں بعض علمائے فقہاء کا اختلاف ہے۔ کہ ٹوپی کے ارد گرد عمامہ شریف ہو اور درمیان سے ٹوپی کا نظر آنا یہ اعتجار ہے۔ اس سے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ نماز واجب الاعادہ ہے۔ اور اکثر محققین علماء کرام نے اپنی اپنی تصانیف میں تحقیق سے لکھا ہے۔ کہ سر کے ارد گرد عمامہ باندھنا درمیان سے سر ننگا رہے یہ کراہت تحریمی ہے۔ اِس سے نماز نہیں ہوتی دوبارہ پڑھنی واجب ہے۔

۱۔ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں۔ کہ عمامہ اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ صفحہ ۸۵ ضیاء القرآن لاہور)

اس کی تشریح آپ خود اپنے فتاویٰ امجدیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اس صورت میں ہے۔ کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو (فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۳۹۹ مکتبہ رضویہ کراچی) (نوٹ) اگر اصل ورق فتاویٰ امجدیہ کا دیکھنا چاہتے ہیں تو ورق نمبر ۱ کو دیکھیں

۲۔ حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ فیض الرسول میں پہلے ٹوپی کے ارد گرد عمامہ باندھنے کو کراہت تحریمی سے بیان فرمایا لیکن بعد میں یہ تحقیق بدل گئی تھی یعنی آپ نے بھی حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ کے موقف کی طرف رجوع فرما لیا تھا۔ اور فتاویٰ فقیہ ملت جلد اوّل ص ۱۸۴ میں آپکا فتوی موجود ہے۔ کہ آپ نے فتاویٰ عالمگیری و شامی وغیرہ کی عبارت کا مطلب بیان فرمایا کہ درمیان سے سر بالکل ننگا ہو ٹوپی وغیرہ کوئی چیز بیچ میں نہ ہو۔ (نوٹ) ورق نمبر ۲ اور ۳ دیکھیں

۳۔ حضرت علامہ مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی صاحب نے اپنے تحریر کردہ رسالہ احکامِ عمامہ ص ۱۸ اور ص ۱۹ پر درمختار مع ردالمختار، فتاوٰی رضویہ، فتاوٰی فیض الرسول، فتاوٰی فقیہ ملت کے حوالے سے بحث کی ہے۔ (ورق ۴) کو دیکھیں۔

۴۔ حضرت علامہ مفتی حکیم الامت احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرآۃ شریف جلد ۶ ص ۱۰۶ مکتبہ نعیمی کتب خانہ لاہور) پر درج فرماتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھے کہ ٹوپی کھلی نہ رہے۔ ٹوپی کھلے رہنے میں اعتجار کا احتمال ہے۔ اعتجار یہ ہے کہ سر کے آس پاس عمامہ ہو بیچ حصہ کھلا ہو۔ جیسا کہ عام دیہاتی باندھتے ہیں۔ یہ ممنوع ہے۔ (ورق نمبر ۵ کو دیکھیں)

۵۔ حضرت علامہ حسن بن عمار شرنبلالی مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہورِ زمانہ فقہ کی کتاب نور الایضاح ص ۸۷ ضیاء العلوم راولپنڈی پر درج فرماتے ہیں۔

وَالْاِعْتِجَارُ وَهُوَ شَدُّ الرَّاْسِ بِالْمِنْدِيْلِ وَتَرْكُ وَسْطِهَا مَكْشُوْفًا

اور اعتجار کا مطلب ہے۔ کہ سر کو رومال یا عمامہ سے باندھا اور درمیان کا حصہ ننگا چھوڑ دینا۔

یہاں اس عربی عبارت میں ٹوپی کا ذکر نہیں ہے۔ (ورق نمبر ۶ کو دیکھیں)

۶۔ حضرت علامہ مفتی حکیم الامت احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک اور کتاب اسلامی زندگی کے چھٹے باب ص ۶۹ پر بھی درج فرمایا۔ پگڑی کے نیچے ٹوپی ہونا چاہیے اور اگر ٹوپی نہ ہو تو بھی سر کی کھوپڑی ڈھک لے۔ اگر کھوپڑی کھلی رہی اور آس پاس پگڑی لپیٹی رہی تو سخت برا ہے۔ (ورق نمبر ۷ کو دیکھیں)

۷۔ استاذ الفقہ والحدیث فقیہ اعظم علامہ مولانا ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب نعیمی القادری رح

نے اپنے مشہور زمانہ فتاوٰی نوریہ جلد ۳ صـ ۵۸۸ مکتبہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور۔
میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں۔ ۱۔ درمیان سے سر ننگا رہنا
زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے۔ مگر یہ کہیں کسی تعریف میں یہ نہیں دیکھا کہ وسط سر میں ایک
پیچ اعتجار سے بچنے کیلئے ضروری ہے۔ حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانی حصہ چھپ
سکتا ہے۔ اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی
ہو۔ اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسطِ سر کا چھپانا کافی نہیں۔

(ورق نمبر ۸ کو دیکھیں)

۸۔ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب علیہ سنڈی بورے والہ سے جب اعتجار کے
مسئلہ پر استفسار کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ اس میں
علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوٰی نوریہ میں فرمایا کہ ٹوپی کو
چھپانا ضروری نہیں اور ٹوپی وسطِ سر کا چھپانا کافی نہیں۔ اور جس کا یہ خیال ہے۔ کہ
حضور فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ توکل کی بات ہے۔ لیکن جن علماء کرام نے اعتجار کی کراہت
بیان فرمائی ہے۔ وہ تو بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ اس طرح کی باتیں کرنا جہالت پر مبنی
ہیں ـــــ یاد رکھیں فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایسے مسائل آئے جن میں
بڑے بڑے علماء کا اختلاف ہے۔ اور آپ نے ان کو دلائل کے ساتھ بیان فرمایا۔
اُن پر آج عمل ہو رہا ہے۔ مثلاً۔ وتر کی جماعت کا مسئلہ۔ لاؤڈ اسپیکر
پر جماعت۔ جمعۃ المبارک کی اذان کا جواب جو خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ وغیرہ
اسی طرح یہ مسئلہ اعتجار بھی ہے۔ جس کا آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔ اگر کسی کو
اس مسئلہ اعتجار جس کی وضاحت قبلہ فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ اعتراض
ہے۔ تو پھر دوسرے مسائل پر عمل کیوں ہے۔ جس کا حل آپ نے فرما دیا ہے۔ اور
اگر کوئی بڑے بڑے علماء کرام کے حل شدہ مسائل پر اعتراض کرتا ہے تو اس
معترض کو ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنا چاہیئے ـــ ۲۰۱۳-۸-۱۴ ـــ

9۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر علماء کرام کا اختلاف ہے۔ تو پھر اختلاف کی وجہ سے ٹوپی عمامہ کے درمیان سے نظر آرہی ہے تو اس کو کپڑے سے چھپانا چاہیے۔ تاکہ اختلاف نہ رہے اور نماز کراہت سے دور ہو۔ ان کے لئے کیا یہ دلیل کافی نہیں۔ کہ اس دنیا کائنات کے اندر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جو عمامہ شریف سبز رنگ والا جو کلاہ پر سجا ہوا ہے۔ وہ منسوب ہے۔ جو عام ہر جگہ اس کی تصاویر موجود ہیں۔ کیا اس ٹوپی پر بھی عمامہ شریف کا پردہ ہے اعتجار سے بچنے کیلئے۔ اگر وہاں پردہ نہیں ہے۔ تو پھر یہاں اعتراض کیوں ہے۔ اور اعتراض کرنے والوں کے لیے مشورہ ہے۔ کہ وہ دنیا میں اس عمامہ شریف کو تلاش کریں کہ عمامہ شریف کون سے ملک کے کس شہر میں ہے۔ اور زیارت کرکے اپنے دل کو تسلی دے کر عوام الناس کو فرمائیں کہ دوستو ہم نے زیارت کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو عمامہ شریف منسوب ہے اس عمامہ شریف کے بیچ میں بالکل ٹوپی مبارک اونچی اظہر من الشمس یعنی چمکتے ہوئے سورج کی طرح نظر آرہی ہے۔ جب عوام الناس یہ معترضین کی تحقیق سنیں گے تو بالکل مطمئن ہو جائیں گے۔ اور مسئلہ سمجھ جائیں گے کہ اعتجار اس صورت میں ہے کہ عمامہ اس طرح باندھنا کہ سر بالکل نظر آرہا ہو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی نماز نہیں ہوتی اور دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

یہاں تک تو علمی تحقیق تھی اب علماء کے اختلافات کے بارے میں غور فرمائیں۔ علماء محققین نے بیان فرمایا ہے۔ کہ ایمانیات کے بارے میں یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ فرشتوں پر ایمان۔ کتب سماویہ پر ایمان۔ رسولوں پر ایمان۔ قیامت کے دن پر ایمان وغیرہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ کی آیت 285 میں فرمان عالی شان ہے۔ کل امن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔۔۔۔ ان میں سے کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جتنی

عبادات ہیں۔ یا جتنے اسلام کے احکامات ہیں۔ مثلاً۔ نماز روزہ حج زکوۃ
انسان کی پیدائش سے لیکر قبر میں جانے تک ہر فروعی مسئلہ کے اندر اختلاف
ہے۔ اور فروعی مسئلوں کے اندر اختلاف ہونا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین سے لیکر آئمہ مجتہدین تک اُن سے لیکر قیامت تک علماء کرام کے مابین
ہوتا رہے گا۔ نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ امت کے علماء کا اختلاف
فروعی مسائل میں ہونا باعث رحمت ہے۔
علماء فرماتے ہیں۔ اگر تمام علماء کا کسی مسئلہ میں اختلاف نہ ہوتا۔ تو کوئی
مسلمان اگر نہ مانتا تو گنہگار ہو جاتا۔ اختلافات ہونا فروعی مسائل میں
یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ دیکھیں صحابہ کرام میں اختلافات ہوتے تھے مسائل کے
اندر لیکن ایک دوسرے کا ادب واحترام کرتے تھے۔ کوئی صحابی کسی دوسرے کو منکر
نہ کہتا تھا۔ لیکن آج کے دور میں کوئی فروعی مسئلہ کو اگر مانتا نہیں تو اس کے
بارے میں پتا نہیں لوگ کیا کیا باتیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی اعتراض کرنے والا علماء کے
اختلافات کو صحابہ کرام سے لیکر آج تک کے علماء کا اختلاف پڑھنا چاہتا ہے۔
تو حضرت علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر تبیان القرآن جو بارہ (۱۲) جلدوں پر
ہے اس کا مطالعہ فرمائیں۔ اور تبیان القرآن کے صفحات درج ہیں۔ ص جلد ۷/ ۸۰۶
ص جلد ۸/ ۱۳۷ (۲) علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے مسلم شریف کی شرح
ص جلد ۵/ ۶۱، جلد ۵ ص ۱۴۷، جلد ۵ ص ۹۲۰، جلد ۷ ص ۳۸۵ پر
علماء کرام کے اختلافی مسائل پر گفتگو فرمائی (۳) علامہ غلام رسول سعیدی صاحب
نے بخاری شریف کی شرح نعمۃ الباری جلد ۱ ص ۶۶۴، جلد ۱ ص ۸۸۶، جلد ۴ ص ۱۵۲
جلد ۴ ص ۲۷۸، جلد ۴ ص ۴۹۸، جلد ۴ ص ۵۸۶، جلد ۷ ص ۹۹۶، جلد ۹ ص ۳۲۲
جلد ۹ ص ۵۲۵، (۴) حضور قبلہ فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فتاویٰ نوریہ جلد ۴ ص ۱۴۵ پڑھیں
اس کے علاوہ اور بھی مسائل ہیں جن میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ مثلاً

(۱) خضاب لگانے کے بارے میں اختلاف شرح مسلم از غلام رسول سعیدی جلد ۶ ص ۴۲۳ (۲) فوٹو تصویر کے بارے میں اختلاف تبیان القرآن جلد ۸ ص ۱۷۳ ۔ (۳) اوجھڑی کھانے کے بارے میں اختلاف شرح مسلم جلد ۵ ص ۵۶۵ ۔ (۴) تعلیم قرآن کی اجرت کے بارے میں اختلاف نعمۃ الباری شرح بخاری جلد ۹ ص ۱۶۵ جلد ۱۲ ص ۱۶۱ (۵) سید اور غیر سید کے نکاح کے بارے میں اختلاف جلد ۹ ص ۴۳ ۔ اسی طرح دوسرے مسائل میں بھی علماء کا اختلاف ہے ۔ اگر آپ اختلافاتِ علماء کرام کو پڑھنا چاہتے ہیں تو تفسیر تبیان القرآن ، شرح مسلم ، شرح بخاری کو بازار سے خرید کر پڑھیں اور اپنے علم میں اضافہ فرمائیں ۔ آپ کی مہربانی ہوگی اور علماء کرام کے ساتھ بحث مباحثہ اور دوسری ناراضگیاں ختم کریں ۔ کتابوں کے نام اور صفحات درج کیئے گئے ہیں ۔ (شکریہ)

اب اپنے مسئلہ اعتجار کی طرف آتے ہیں ۔ یہ تو آپ نے پڑھا ہے ۔ کہ علماء کا اختلاف ہے ۔ جن علماء کرام نے مکروہ لکھا ہے ۔ اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہے اور مکروہ تنزیہی کے بارے میں علماء کرام کی تحقیق ہے ۔ کہ مکروہ تنزیہی سے گناہ نہیں ہوتا ۔ مکروہ تنزیہی کے بارے میں آپ ورق نمبر ۹ کو دیکھیں جو تفسیر تبیان القرآن جلد ۱۰ ص ۱۲۲ کا عکس ہے ۔

نیز اگر بعض علماء کرام کے مشورے کے مطابق کراہت سے بچنے کے لیئے ٹوپی پر پردہ کر لیا جائے تو اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے آج کا نوجوان اور بچے جو پہلے ہی ننگے سر رہتے ہیں ۔ وہ بالکل دستار عمامہ جس کی بڑی فضیلت حدیث میں آئی ہے ۔ وہ اپنے سر سے دور کر دیں گے اور وہ ٹوپی جو سیفی برادران پہنتے ہیں بڑی نقش ونگار والی ہوتی ہے ۔ اس پہ عمامہ باندھتے ہیں ۔ اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے پسند کرتے ہیں ۔

اسی طرح ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے ننگے سر سے بچ جائیں گے ۔ جبکہ نماز میں

پہلے ہی ننگا سر ہوتا ہے۔ نوجوان اور بچے اکثر سر پہ ٹوپی یا کپڑا رکھنا تو برداشت ہی نہیں کرتے
ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کی ایک سنت سر کو عمامہ سے
سجانا اس پر عمل ہو جائے گا۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک
وقت آئیگا۔ کہ لوگ میری سنتوں کو چھوڑ دیں گے۔ لیکن جو اس وقت میری کسی ایک سنت
پر عمل کرے گا۔ اس کو سو (١٠٠) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ کیونکہ ٹوپی پر عمامہ باندھنا
نبی پاک علیہ السلام کا فرمان ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔ کہ وہ اکیلا عمامہ
باندھتے ہیں۔ تم ٹوپی پر عمامہ باندھو۔ یہ حدیث شریف تمام احادیث کی کتابوں میں موجود
ہے۔ لیکن نبی پاک علیہ السلام کا فرمان یہ کہیں بھی نہیں ملے گا۔ کہ عمامہ سے ٹوپی نظر نہ آئے
اگر ٹوپی نظر آگئی تو نماز نہیں ہوگی۔ نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

آخر میں ساری تحقیق سے معلوم ہوا کہ عمامہ میں ٹوپی کا نظر آنا یا نہ آنا یہ کوئی بات
نہیں ہے۔ ٹوپی کو چھپالو یا نہ چھپاؤ نماز نہ حرام نہ مکروہ تحریمی نہ مکروہ تنزیہی ہے۔ نماز
بلاکراہت جائز ہے۔ نماز ننگے سر بغیر کسی مجبوری کے پڑھنا منع ہے۔ یہ ساری تحقیق
سنی حنفی بریلوی مسلمان کیلئے ہے۔ کسی اور مسلک والے کیلئے نہیں ہے۔

(تصدیق)

حضور پیر قبلۂ عالم شیخ القرآن والحدیث صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحب کیا فرماتے
ہیں علمائے دین ومفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ عمامہ سے ٹوپی نظر آئے تو کیا ہے۔ نماز
ہوگی یا نہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام و مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ عمامہ سے ٹوپی ظاہر ہو تو نماز ہوگی یا نہیں۔

السائل

قاری محمد عباس چک نمبر ۱۶۹

تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی

۲۸ — ۹ — ۲۰۱۳

جس طرح محض ٹوپی پہن کر نماز بلا کراہت جائز ہے اسی طرح اگر عمامہ باندھ کر ٹوپی نظر آرہی ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

فقط واللہ اعلم

۲۰۱۳/۹/۲۸

مدرسہ عربیہ فاروقیہ [illegible]



کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام و مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ عمامہ سے ٹوپی ظاہر ہو تو نماز ہوگی یا نہیں۔

السائل

قاری محمد الیاس چک نمبر 149

گھل پور والا ضلع وہاڑی

28-9-2013

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الجواب بعون الوہاب"

مرد کا نماز کے اندر سر ڈھانپنا صحت نماز کی شرطوں میں سے نہیں ہے ہاں البتہ عورت کا نماز میں سر ڈھانپنا ضروری ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ (ابو داؤد حدیث 641) (ابن ماجہ 655)
یعنی سر پر دوپٹہ لیے بغیر بالغہ عورت کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔

جبکہ اسی طرح کی کوئی روایت مرد کے سر ڈھانپنے کے لیے نبی ﷺ سے منقول نہیں ہاں البتہ اسلامی آداب کا تقاضا یہ ہے کہ مرد ہر وقت ہی اپنا سر ڈھانپ کر رکھے اور ننگے سر رہنے سے گریز کریں کیونکہ رسول اکرم ﷺ اپنے سر مبارک پر ہمیشہ پگڑی باندھا کرتے تھے حتی کہ وضو کرتے ہوئے بھی سر سے پگڑی نہ اتارتے بلکہ پگڑی کے اوپر سے مسح کر لیتے۔
نیز صحیح بخاری 352 میں محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی چادر میں لپٹ کر نماز پڑھائی جبکہ دوسرا کپڑا دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹک رہا تھا تو کسی آدمی نے ان سے کہا کیا آپ ایک کپڑے میں ہی نماز پڑھ رہے ہیں تو جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میں نے ایسا کیا ہے تاکہ تیرے جیسا احمق آدمی مجھ کو دیکھ لے (نیز فرمایا) نبی ﷺ کے دور میں ہم میں سے کس کس کے پاس دو دو کپڑے موجود ہوتے تھے ۔ اس حدیث میں کپڑوں کی قلت کا ذکر کیا گیا ہے لہذا کپڑا موجود ہونے پر نیچے رکھنے کی بجائے سر کو ڈھانپ لے سر ڈھانپنے کے لیے ٹوپی یا رومال یا دونوں استعمال ہوسکتی ہیں لیکن سارا سر ننگا رہ جائے یا سر کا کچھ حصہ ننگا رہ جائے تو مرد کے لیے نماز کی صحت پر اسکا کچھ اثر نہیں پڑتا بلکہ احکام شریعت میں امام احمد رضا خان بریلوی رقمطراز ہیں اگر عاجزی کی بنا پر کوئی شخص ننگے سر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ایسے ہی فقہ حنفی کی معتبر کتاب در مختار میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ننگے سر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ لہذا عمامہ سے ٹوپی کا ظاہر ہونا نماز میں کوئی نقص نہیں

ساجد الرحمن
مدیر جامعہ اشاعۃ الاسلام 149 ای بی عارف والا
0345-7227413

هذا ما عندی و اللہ اعلم بالصواب

مسلمانوں کا خادم



1-10-2013

محترم المقام ذوالمجد والاحترام صاحبزادہ والاشان مفتی محمد محب اللہ نوری صاحب زید مجدہ
پرنسپل دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ہمارے علاقے میں مسئلہ اعتجار بڑی شدت اختیار کر چکا ہے، ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اعتجار اس صورت میں بھی ہے کہ عمامہ سے ٹوپی ظاہر ہو۔ اس مسئلے پر انہوں نے پمفلٹ چھاپ کر جگہ جگہ تقسیم بھی کیے جس کی وجہ سے علاقے میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے، آپ سے درخواست ہے کہ وضاحت فرمائیں کہ عمامہ سے ٹوپی ظاہر ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟ پمفلٹ درج ذیل ہیں:

① اعتجار یعنی عمامہ اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔
[بہار شریعت، حصہ ۳، صفحہ ۸۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

② ٹوپی پر اس طرح عمامہ باندھنا کہ چاروں طرف سر کے عمامہ ہو اور ٹوپی درمیان میں سر کے اوپر کھلی رہے، ناجائز اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ [فتاویٰ فیض الرسول، حصہ اوّل، صفحہ ۳۶۹، شبیر برادرز لاہور]

③ عمامہ اس طرح باندھنا کہ درمیان میں سے سر کھلا ہوا ہو مکروہ ہے۔ [فتاویٰ عالم گیری اردو، جلد ۱، صفحہ ۱۶۹، مکتبہ رحمانیہ لاہور]

④ یکرہ الاعتجار و ہو شد الراس بالمندیل و ترک وسطھا مکشوفا۔ [مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، صفحہ ۳۵۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]
''اعتجار مکروہ ہے اور وہ رومال کے ساتھ سر کو اس طرح باندھنا ہے کہ درمیان سے کھلا رہے''---

⑤ لف العمامة حول الفاس و ابداء الھامة کما فی الظھیریة و المراد انه مکشوف عن العمامة لا مکشوف اصلا لانه فعل مالا یفعل۔ [حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، صفحہ ۳۵۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]
''سر کے اردگرد عمامہ باندھنا اور چوٹی کھلی رکھنا جیسا کہ ظہیریہ میں ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ درمیان میں سے سر عمامہ سے خالی ہو نہ کہ یہ مراد ہے کہ سر بالکل ننگا ہو، کیوں کہ اس طرح تو کوئی بھی نہیں کرتا''---

⑥ و یکرہ الاعتجار لانه علیه السلام نھی عنه ھو ان یکور عمامته و یترک وسط راسه مکشوفا کھئیة الاشرار۔
[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد ۲، صفحہ ۴۲، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]
''اور اعتجار مکروہ ہے کیوں کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اعتجار یہ ہے کہ آدمی عمامہ باندھے اور درمیان سے سر کھلا چھوڑ دے شریر لوگوں کی طرح''---

⑦ و یکرہ الاعتجار و ھو ان یشد العمامة علی راسه و یبدی ھامته۔
[فتاویٰ النوازل فقیہ ابواللیث سمرقندی، صفحہ ۸۷، مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور]
''اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے سر پر عمامہ باندھے اور چوٹی کھلی رکھے''---

⑧ (الاعتجار) لنھی النبی صلی اللہ علیه وسلم عنه و ھو شد الراس او تکویر عمامته علی راسه وترک وسطه مکشوفا .... کراھته تحریمیة۔ [ردالمحتار المعروف فتاویٰ شامی، جلد ۱، صفحہ ۴۸۲، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]
''اعتجار مکروہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ سر پر عمامہ باندھنا اور درمیان سے کھلا چھوڑنا اور اس کی کراہت تحریمی ہے''---

قاعدہ: کل صلوۃ ادیت مع کراھة التحریم تجب اعادتھا۔ [فتاویٰ شامی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۷، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

''ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ کرنا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہوتا ہے''---

⑨ یکرہ الاعتجار وھو شد الراس بالمندیل و ترک وسطھا مکشوفا۔[نورالایضاح،صفحہ۸۷،ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی]
''اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ درمیان سے سر کھلا رہے''---

بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب اللّٰھم ھدایة الحق و الصواب

اعتجار یہ ہے کہ سر پر عمامہ اس طرح باندھنا کہ درمیان میں سر کی چوٹی نظر آئے اور بعض نے فرمایا اعتجار یہ ہے کہ کپڑے سے ناک منہ کو چھپالے، امام محمد کے نزدیک اعتجار صرف اسی صورت میں بنتا ہے۔ باقی مولوی صاحب نے جن عبارات کو دلیل بنایا ان میں سے صرف ایک عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ٹوپی نظر آئے تو بھی اعتجار ہونا ہے باقی ساری عبارتوں سے یہی ثابت ہو رہا ہے کہ اعتجار سر کی چوٹی کو ننگا کرنے سے ہوتا ہے۔ امام طحطاوی کی عبارت جو پیش کی گئی ہے اس کا جواب امام طحطاوی نے حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار میں خود دیا ہے۔ حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، الجزء الاوّل، صفحہ ۲۷۵ میں امام صاحب فرماتے ہیں:

ھو لف العمامة حول الراس وابداء الھامة---

سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور سر کی چوٹی کو ظاہر رکھنا یہ اعتجار ہے۔

مولوی صاحب کو امام طحطاوی کی عبارت پر غور کرنا چاہیے، انہوں نے جو البحرالرائق کی جو عبارت لکھی جس میں یہ عبارت ہے ھو ان یکور عمامة و یترک وسط راسه مکشوفا کھئیة الاشرار کہ آدمی عمامہ اس طرح باندھے کہ درمیان میں سر کھلا چھوڑ دے جس طرح شریر لوگ کرتے ہیں۔ اسی طرح مبسوط للسرخسی الجزء الاول فی مکروھات الصلوة میں کما یفعله الشطار کے لفظ آتے ہیں۔ اسی طرح المحیط البرھانی فی فقه النعمانی الجزء العشرون میں ویبدئ ھامته کما یفعله الشطارون اور بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع فصل فی بیان ما یستحب فی الصلوة وما یکرہ الجزء الثانی میں بھی یہی درج ہے۔ اسی طرح تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق باب ما یفسد الصلوة و ما یکرہ درر الاحکام شرح غرر الاحکام فی مکروھات الصلوة میں یہی ملفوظ ہے اور یہی فتح القدیر فی بحث یکرہ للمصلی ان یبعث بثوبه و بجسده ان سب نے یہی لکھا ہے کہ اعتجار کی تعریف کرنے کے بعد کہ جس طرح شریر، بدکار اور خبیث لوگ کرتے ہیں۔ مولوی صاحب سے کوئی پوچھے کہ فقہائے کرام نے اعتجار کی تعریف میں جو یہ کہا ہے جس طرح شریر لوگ کرتے ہیں تو آپ بتائیے شریر لوگ عمامہ اس طرح باندھتے ہیں کہ ٹوپی کھلی ہو حالانکہ یہ بداھة باطل ہے اور عام مشاہدہ ہے کہ شریر لوگ ٹوپی کے حول کپڑا نہیں باندھتے بلکہ وہ ٹوپی رکھتے ہی نہیں ٹوپی کے بغیر سر درمیان میں ننگا رکھتے ہیں۔ مولوی صاحب کے مشاہدات میں بھی نقص ہے ورنہ یہ موقف اختیار نہ کرتے۔

تقریباً تمام عبارتوں میں اعتجار کی تعریف میں ھامه کا لفظ آیا ہے، مولوی صاحب اس لفظ پر غور کرتے تو شاید یہ صورت سامنے نہ آتی۔ تاج العروس، جلد ۹ میں علامہ زبیدی فرماتے ہیں والھامة راس کل شئی ہر شے کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں الھامة اعلی الراس کو کہتے ہیں۔ فیه الناصیة و القصة و فیه المفرق علامہ زبیدی کے کلام کا خلاصہ یہ ہے ھامه سر کے اعلیٰ حصے کو کہتے ہیں، جس میں پیشانی کے بال اور وہ جگہ جہاں مانگ نکالی جاتی ہے اس پر ھامه کا اطلاق ہوتا ہے۔

اعتجار کی تعریف میں یا تو ابداء الھامه کے لفظ آتے ہیں یا یبدئ کے الفاظ ہیں، جس کا معنیٰ ہے کپڑا اس طرح باندھنا کہ ھامة ظاہر ہو اور ھامة مانگ کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کے موقف کے مطابق سر پر ٹوپی ہو تب بھی اعتجار بنتا ہے تو پھر حقیقةً ھامة کا ابداء تو

نہ ہوا، اگر یہ کہا جائے کہ ٹوپی ننگی ہونے کی صورت میں رأس کل شئی والا معنیٰ مراد ہو سکتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ٹوپی کے ابداء کو راس ماننا اس کی طرف کوئی قرینہ نہیں بلکہ اس کے خلاف قرائن موجود ہیں فافهم اسی طرح صاحب فتاویٰ امجدیہ نے بھی فرمایا اور صاحب فتاویٰ فیض الرسول سے کا رجوع ثابت ہے۔

ایسے معاملات میں ایسے حضرات سے گزارش ہے کہ فتویٰ صادر کرنے سے پرہیز کریں ورنہ امت میں فساد کے وہ ذمہ دار ہوں گے۔
العیاذ باللہ

و اللہ اعلم بالصواب و ھو المستعان و الیه المآب و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبه معدن الجود و الکرم
خیر خلقه محمد و آله و صحبه و بارك وسلم

حررہ (مولانا) حاجی محمد
نائب خادم دارالافتاء دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف



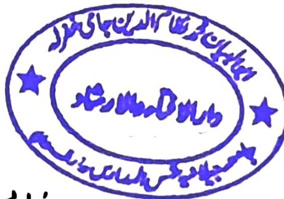
مسعود ...

۷۸۶
۹۲

عاجز نے فتویٰ ھذا کو بغور پڑھا ہے اور جواب ھذا انتہائی تحقیقی اور اصول فتویٰ کے مطابق ہے بندہ حرف بحرف اس فتویٰ سے اتفاق کرتا ہے اللہ جل جلالہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کو باہم غیر ضروری اختلاف و انتشار سے بچائے آمین

واللہ ورسولہ اعلم

خاکپائے اسلاف
محمد نظام الدین جامی غفرلہ ولوالدیہ
خادم الطلباء جامع مسجد بغدادی
ایم بلاک عارف والا



مسئلہ اعتجار

1

: اعتجار یعنی عمامہ اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۳ صفحہ ۸۵ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور)

2: ٹوپی پر اس طرح عمامہ باندھنا کہ چاروں طرف سر کے عمامہ ہو اور ٹوپی درمیان میں سر کے اوپر کھلی رہے ناجائز اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(فتاوٰی فیض الرسول حصہ اول صفحہ ۳۶۹ شبیر برادرز لاہور)

3: عمامہ اس طرح باندھنا کہ درمیان میں سے سر کھلا ہوا ہو مکروہ ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری اردو جلد ا صفحہ ۱۶۹ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

4: **یکرہ الاعتجار وھو شد الرأس بالمندیل وترک وسطھا مکشوفا۔**

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ ۳۵۰ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے اور وہ رومال کے ساتھ سر کو اس طرح باندھنا ہے کہ درمیان سے کھلا رہے۔

5: **لف العمامۃ حول الرأس وابداء الھامۃ کما فی الظھیریۃ...والمراد أنه مکشوف عن العمامۃ لا مکشوف اصلا لانه فعل مالا یفعل۔**

(حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ ۳۵۰ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: سر کے اردگرد عمامہ باندھنا اور چوٹی کھلی رکھنا جیسا کہ ظہیریہ میں ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ درمیان میں سے سر عمامہ سے خالی ہونہ کہ یہ مراد ہے کہ سر بالکل ننگا ہو کیونکہ اس طرح تو کوئی بھی نہیں کرتا۔

6: **ویکرہ الاعتجار لانه علیه السلام نھی عنه وھو أن یکور عمامته ویترک وسط رأسه مکشوفا کھیئۃ الأشرار۔**

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد ۲ صفحہ ۴۲ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: اور اعتجار مکروہ ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اعتجار یہ ہے کہ آدمی عمامہ باندھے اور درمیان سے سر کھلا چھوڑ دے شریر لوگوں کی طرح۔

7: **ویکرہ الاعتجار وھو أن یشد العمامۃ علی رأسه ویبدی ھامته۔**

(فتاوٰی النوازل فقیہ ابو اللیث سمرقندی صفحہ ۸۷ مکتبہ فاروقیہ محلّہ جنگی پشاور)

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے سر پر عمامہ باندھے اور چوٹی کھلی رکھے۔

8: (الاعتجار) لنهي النبي ﷺ عنه وهو شدالرأس أوتكوير عمامته على رأسه وترك وسطه مكشوفا ... كراهته تحريمية.

(ردالمحتار المعروف فتاوٰی شامی جلد ۱ صفحہ ۴۸۲ مکتبہ رشیدیہ کوئیٹہ)

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ سر پر عمامہ باندھنا اور درمیان سے کھلا چھوڑنا اور اس کی کراہت تحریمی ہے۔

قاعدہ: کل صلوٰة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها۔

(فتاوٰی شامی جلد ۱ صفحہ ۴۳۷ مکتبہ رشیدیہ کوئیٹہ)

ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ کرنا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہوتا ہے۔

9 يكره الاعتجار وهو شد الرأس بالمنديل وترك وسطها مكشوفا۔

(نور الایضاح صفحہ ۸۷ ضیاء العلوم پبلیکیشنز راولپنڈی)

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ درمیان سے سر کھلا رہے۔ ۷

ستین وعشی ستین اخری لم یجز الا ان یعید علی احد الستین منہم غداء او عشاء وکذا بشرط اتحادہم فی الغداءین او العشاءین کما لو غداہم یوما وعشاہم یوما جاز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۵۷) مسئولہ حاجی ایوب صاحب از ٹرنی ضلع ہوشنگ آباد۔ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ

روزہ کے کفارہ کے مسکینوں کو کھلانے میں صرف یتیم بچوں کو کھلا سکتے ہیں یا نہیں یا بڑے بڑے عمر کے مسکین ہونے چاہئیں؟

الجواب: اگر یتیم بچے قریب بلوغ ہوں تو انہیں کھلا سکتے ہیں اور اگر چھوٹے ہوں کہ متوسط خوراک نہ کھا سکیں تو ان کے کھلانے سے کفارہ ادا نہ ہوگا درمختار میں بدائع سے ہے ولو اطعم صبیا لا یجزئ غیر المراہق ردالمحتار میں حموی سے ہے لو کان فیہم صبی فطیم ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۵۸) روزے کا کفارہ پورے ماہ کے کھانے کی قیمت ایک شخص کو دیدیا کفارہ ادا ہوا یا نہیں۔

الجواب: روزے کا کفارہ کھانا کھلانے کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھلانا ہے یا بقدر صدقۂ فطر ساٹھ مسکینوں کو گیہوں یا جو یا ان کی قیمت دینا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک مسکین کو ساٹھ روز صدقۂ فطرہ کی قدر یا اس کی قیمت دے اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب گیہوں یا قیمت دیدی تو صرف ایک دن کا ادا ہوا یعنی انسٹھ مسکین کو کھلانا ابھی اس کے ذمہ باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۵۹) روزے کی حالت میں سر میں تیل لگانا یا تیل سے مونچھیں ہاتھ پاؤں پر ملنا خوشبو کا تیل عطر وغیرہ لگانا، پھول سونگھنا، ناس سونگھنا، مسواک کرنا، کوئلہ یا کسی اور منجن سے دانت صاف کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: سر اور تیل لگانا جائز ہے جبکہ مقصود زینت نہ ہو اور بقصد زینت ہو تو مکروہ تنزیہی۔ خوشبو لگانا اور سونگھنا بھی جائز ہے یونہی مسواک کرنا جائز بلکہ مسنون ہے منجن جس میں ذائقہ محسوس ہوتا ہو استعمال نہ کرے۔ درمختار میں ہے لا یکرہ دھن شارب ولا کحل اذا لم یقصد الزینۃ ... لا سواک ولو عشیا او رطبا بالماء علی المذہب۔ اور ناس سونگھنے سے روزہ جاتا رہے گا۔ کذا فی التنویر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۶۰) مرسلہ حافظ محمد احمد عرف جہانگیر صاحب فتح پور تال نرجا ۲۶ رمضان ۱۳۴۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مفسد اعتکاف بے عذر خروج از حد مسجد یعنی جہاں تک مسجد کا احاطہ ہو جیسے ہمارے یہاں کی مسجد کے صحن وغیرہ ہو یا کہ خروج از اصل مسجد جہاں تک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحری کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں نماز اعتجار ٹوپی کی عدم موجودگی میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔ زید اعتراض کرتا ہے کہ بہار شریعت میں ایک مسئلہ مرغی تازہ رطوبت دار انڈا اور بکری کا نو زائیدہ بچہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا غلط ہے ورنہ تو مطلق پانی میں لکھا ہے جیسے گھڑے لوٹے کا پانی بھی شامل ہے اگر کنوئیں کا پانی مراد ہے تو کنوئیں کے بیان میں ہونا ضرور تھا نجس ہیں ان کی بچہ استثنیٰ پانی میں مل کر ضرور پانی کو نجس کریں گی۔

الجواب: فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لئے ہے مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جا سکتا ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔

بہار شریعت کے مسئلہ پر جس نے اعتراض کیا اس کو چاہئے تھا کہ کسی کتاب کا حوالہ دیکر اس کے مسئلہ کو غلط کہتا آپ کو چاہئے تھا کہ اس معترض سے دریافت کرتے کہ تم جو اس کو غلط کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے یوں تو ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس چیز کو چاہے غلط کہہ دے مگر ثبوت دیتے وقت حال معلوم ہوتا ہے، خیر ہم حوالہ دیتے ہیں۔ فتاوی امام قاضیخاں میں ہے (بیضۃ) اذا سقطت من الدجاجۃ فی مرقۃ او ماء لا یفسد ذالک الماء وکذا السخلۃ اذا سقطت من امہا ووقعت فی الماء مبتلۃ لا یفسد وکذا الانفحۃ اذا اخرجت من الشاۃ بعد موتہا یعنی انڈا اگر مرغی سے نکل کر شوربا یا پانی میں گر پڑا تو وہ فاسد نہ ہوگا اور ایسے ہی بکری کا بچہ اپنی ماں سے نکل کر پانی میں گر پڑا تو پانی فاسد نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب الحج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ (۵۶۱) مرسلہ جناب عبدالرحمن صاحب از محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڑھ ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بکر جو کہ ہندہ کا محرم ہے اپنی بیوی اور بہو کو ہمراہ لیکر حج کرنے جا رہا ہے ہندہ کا بھی ارادہ ہے کہ میں بھی انہیں لوگوں کے ساتھ چلی جاؤں، عمرو اعتراض کرتا ہے کہ تم نامحرم کے ساتھ نہیں جا سکتی ہو مت جا۔ ہندہ کہتی ہے کہ میں بکر کی بیوی اور بہو کے ساتھ جاؤں گی تنہا بکر کے ساتھ نہیں تو صورت بالا میں ہندہ بغرض حج بیت اللہ شریف ان لوگوں کے ساتھ جا سکتی ہے یا نہیں۔

[1] ... ما فی الظہیریۃ واما ما قال العلامۃ السید الطحطاوی فی حاشیۃ المراقی المراد انہ مکشوف عن العمامۃ لا مکشوف الاعلی ... لا یفعل ... فیہ نظر ظاہر لان کثیرا من جفاۃ الاعراب یلفون المندیل والعمامۃ حول الراس مکشوف الہامۃ بغیر قلنسوۃ ...

مسئلہ:-

عمامہ سر پر اس طور پر باندھا کہ بیچ میں ٹوپی زیادہ کھلی رہی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یا تنزیہی؟ بینوا توجروا.

الجواب: حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ "لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اس صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔اھ" (فتاویٰ امجدیہ جلد اول صفحہ۱۹۹)

اس کے حاشیہ میں حضرت مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں: "اختـار ما فی الظهيرية و اما مـا قـال العلامة السيد الطحطاوی فی حاشية المراقی المراد انه مكشوف عن العمامة لامكشوف اصلا لانه فعل مالا يفعل اه.

فـفيه نظر لان كثيرا من جفات الاعراب يلفون المنديل و العمامة حول الرأس مكشوف الهامة بغير قلنسوة.اھ"

اس سے ظاہر ہوا کہ صورت مسئولہ میں نماز مکروہ تنزیہی ہوگی نہ کہ تحریمی تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عالمگیری وشامی وغیرہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ وسط راس بالکل مکشوف ہو ٹوپی وغیرہ کوئی چیز بیچ میں نہ ہو۔ و الله تعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی کتبہ: محمد عماد الدین قادری

ہے کہ سر کو باندھا جائے یا سر پر عمامے کو اس طرح باندھنا کے سر کا درمیانی حصہ کھلا رہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ511، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''عمامہ میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو نہ چھ گز سے زیادہ، اور اس کی بندش گنبد نما ہو جس طرح فقیر باندھتا ہے۔ عرب شریف کے لوگ جیسا اب باندھتے ہیں طریقہ سنت نہیں اسے اعتجار کہتے ہیں کہ بیچ میں سر کھلا ہے اور اعتجار کو علماء نے مکروہ لکھا ہے''

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ186، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں'' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو''

(فتاوی امجدیہ، حصہ1، ص399، مکتبہ رضویہ، کراچی)

سوال: فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا گیا کہ ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھنا کہ چاروں طرف سر کے عمامہ ہو اور ٹوپی درمیان میں سر کے اوپر کھلی رہے باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

تو جواباً آپ نے فرمایا کہ ''اس طرح عمامہ باندھنا ناجائز ہے'' اور اس کے ثبوت کے طور پر اعتجار کے مکروہ ہونے کو بیان کرنے والے جزئیات درج فرمائے۔ اس سے تو پتا چلتا ہے کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں بھی اعتجار ہوتا ہے۔

جواب: فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مجموعہ فتاوی ''فتاوی برکاتیہ'' (جو کہ پاکستان میں ''فتاوی فیض الرسول حصہ سوم'' کے نام سے شائع ہوا ہے) کے صفحہ 110، 111 پر مذکورہ سوال جواب موجود ہے اور دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف سے جاری شدہ 1012 فتاوی کا مستند ذخیرہ بنام ''فتاوی فیض الرسول'' کے حصہ اول صفحہ 369 پر بھی فقیہ ملت علیہ الرحمۃ کا یہی فتوی موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں بھی اعتجار ہوتا ہے۔

لیکن یہ فتوی آپ نے 17 صفر المظفر 1391ھ میں تحریر کیا تھا اور اس وقت تک آپ کی یہی تحقیق تھی جبکہ بعد میں یہ تحقیق بدل گئی تھی یعنی آپ نے بھی حضرت صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مؤقف کی طرف رجوع فرمالیا تھا لہٰذا بعد میں جو فتوی لکھوایا مع استفتاء درج ذیل ہے:

مسئلہ:۔ عمامہ سر پر اس طور پر باندھا کہ بیچ میں ٹوپی زیادہ کھلی رہی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یا تنزیہی؟ بینوا تو جروا

الجواب:۔ حضرت صدرالشریعۃ علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ ''لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو''

(فتاوی امجدیہ، حصہ1، ص399، مکتبہ رضویہ، کراچی)

اس کے حاشیہ میں حضرت مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں: ''اِخْتَارَ مَا فِی الظَّهِيرِيَةِ وَاَمَّا مَا قَالَ الْعَلَّامَةُ السَّيِّدُ الطَّحْطَاوِيُّ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَرَاقِيِ اَلْمُرَادُ اَنَّهُ مَكْشُوْفٌ عَنِ الْعِمَامَةِ لَا مَكْشُوْفٌ اَصْلًا لِاَنَّهُ فِعْلُ مَا لَا يُفْعَلُ اھ۔ فَفِيْهِ نَظْرٌ لِاَ نَّ كَثِيْرًا مِّنْ جُفَّاتِ الْعَرَبِ يَلُفُّوْنَ الْمِنْدِيْلَ وَالْعِمَامَةَ حَوْلَ الرَّأْسِ مَكْشُوْفَ الْهَامَةِ بِغَيْرِ قَلَنْسُوَۃٍ۔ اھ''

اس سے ظاہر ہوا کہ صورت مسئولہ میں نماز مکروہ تنزیہی ہوگی نہ کہ تحریمی تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عالمگیری وشامی وغیرہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ وسط راس بالکل مکشوف ہو ٹوپی وغیرہ کوئی چیز بیچ میں نہ ہو۔ واللہ تعالی اعلم

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی   کتبہ: محمد عماد الدین قادری

(فتاوی فقیہ ملت، جلد2، صفحہ 184، شبیر برادرز، لاہور)

نوٹ: مذکورہ وضاحت فقیہ ملت علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی ادام اللہ برکاتہ نے ایک صاحب کے استفسار پر اپنے ایک مکتوب میں فرمائی تھی۔

سوال: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا تو کیا حکم ہے؟

وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ ❊ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ
عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ ❊ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا رِدَاءً
ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ

اور انس کی اسناد قوی و قائم نہیں ❊ روایت ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میری اُمت کی عورتوں کے لیے سونا اور ریشم حلال کیا گیا ۱؎ اور اسی اُمت کے مردوں پر حرام کیا گیا ۲؎
ترمذی ۔ نسائی اور ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ❊ روایت ہے حضرت ابو سعید
خدری سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پاتے تو اس کا نام رکھتے عمامہ
یا قمیص ۳؎ یا چادر پھر کہتے الٰہی تیرا شکر ہے ۔ جیسے تو نے مجھے یہ پہنایا ویسے ہی میں اس
کپڑے کی خیر اور جس

نماز جمعہ کیلیے بارہ ہاتھ کا عمامہ بہتر ہے ۔ اس کا شملہ کم از کم چار انگل ہو ۔ زیادہ سے زیادہ آدھی پیٹھ تک اس سے زیادہ ممنوع ہے شملہ پشت پر رہے یا داہنے
ہاتھ کی طرف سینہ پر ۔ بائیں ہاتھ کی طرف سنت کے خلاف ہے کھڑے ہوکر باندھنا سنت ہے ۔ مسجد میں باندھے یا کہیں اور ۲؎ آپ رکانہ ابن عبد یزید ابن
ہاشم ابن عبد المطلب ہیں قریشی ہاشمی ہیں ۔ بڑے محدث بڑے شجاع صحابی ہیں ۔ خلافت عثمانی میں وفات پائی ۵؎ یعنی بغیر ٹوپی عمامہ باندھنا طریقہ مشرکین ہے
اور ٹوپی پر عمامہ باندھنا طریقہ مومنین ہے ۔ لہذا ٹوپی پر عمامہ باندھو ، ٹوپی خواہ سر سے چمٹی ہوئی ہو یا اُٹھی ہوئی جسے پنجابی میں کلاہ کہتے ہیں (مرقات) عمامہ بہت
افضل ہے ۔ بغیر عمامہ کی ۷۰ نمازیں اور عمامہ سے ایک نماز برابر ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھے کہ ٹوپی کھلی نہ رہے ۔ اگر کلاہ ہو تو اس کے نیچے
بھی عمامہ کا کچھ حصہ ہو ۔ ٹوپی کھلے رہنے میں اعتجار کا احتمال ہے ۔ اعتجار یہ ہے کہ سر کے آس پاس عمامہ ہو بیچ حصہ کھلا ہو جیسا کہ عام دیہاتی باندھتے ہیں ۔ یہ ممنوع ہے
۱؎ اُحِلَّ صیغہ واحد غائب ماضی مجہول ہے ۔ اُحِلُّ واحد متکلم مضارع نہیں کیونکہ آگے آرہا ہے حُرِّمَ یہ ہی صیغہ ماضی مجہول یعنی میری اُمت کی عورتوں پر ریشم پہننا
حلال کیا گیا خواہ چھوٹی بچیاں ہوں یا بالغہ جوان سب کے لیے حلال ہے ۔ اناث سب کو شامل ہے ۲؎ ذکور ہر مرد کو شامل ہے بچہ ہو یا جوان سب پر ریشم پہننا
حرام ہے ۔ ہاں چھوٹے بچہ کو پہنانے والے گنہگار ہوں گے ۔ بڑا مرد خود گنہگار ہوگا ۳؎ حضور انور حتی الامکان نیا کپڑا جمعہ کو پہنتے تھے اور نیا کپڑا پہن کر پرانا خیرات
فرما دیتے تھے (مرقات) پھر پہلے اس کا نام معین فرماتے کہ یہ چادر اوڑھتا ہوں یا قمیص پہنتا ہوں یا تہبند پھر اسے زیب تن فرماتے ۔
ان کی ہر ہر ادا پر کروڑوں درود

وَرَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ وَالتَّرَبُّعُ بِلَا عُذْرٍ وَعَقْصُ شَعْرِهِ وَالْاِعْتِجَارُ وَهُوَ شَدُّ الرَّأْسِ بِالْمِنْدِيْلِ وَتَرْكُ وَسَطِهَا مَكْشُوْفًا وَكَفُّ ثَوْبِهِ وَسَدْلُهُ وَالْاِنْدِرَاجُ فِيْهِ بِحَيْثُ لَا يُخْرِجُ يَدَيْهِ وَجَعْلُ الثَّوْبِ تَحْتَ اِبِطِهِ الْاَيْمَنِ وَطَرْحُ جَانِبَيْهِ عَلَى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَالْقِرَاءَةُ فِيْ غَيْرِ حَالَةِ الْقِيَامِ وَاِطَالَةُ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فِي التَّطَوُّعِ وَتَطْوِيْلُ الثَّانِيَةِ عَلَى الْاُوْلٰى فِيْ جَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ وَتَكْرَارُ السُّوْرَةِ فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الْفَرْضِ وَقِرَاءَةُ سُوْرَةٍ فَوْقَ الَّتِيْ قَرَأَهَا وَفَصْلُهُ بِسُوْرَةٍ بَيْنَ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَهُمَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَ

ـــه۱ والتربع ہو ادخال الساقین تحت الفخذین فصارت اربعة وہو مکروہ تنزیہا لترک الجلسة المسنونة بغیر عذر ولا یکرہ خارجہا وفی المبسوط التربع جلوس الجبابرة فلہذا کرہ فی الصلوٰة وہذا لیس بقوی فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتربع فی جلوسه فی بعض احواله وہو کان منزہا من اخلاق الجبابرة وکذالک عامة جلوس عمر رضی اللہ عنه فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان تربعا والصحیح ان الجلوس علی الرکبتین اقرب الی التواضع من التربع فہو اولی فی حالة الصلوٰة۔
(کفایة بتصرف)

ـــه۲ وعقص شعرہ وصورة العقص ہو ان یشد ضفیرتیه حول رأسه کما تفعله النساء او یجمع شعرہ فیعقد فی مؤخر رأسه وکل ذالک مکروہ فقد روی انه علیه السلام نہی ان یصلی الرجل وہو معقوص۔ (کفایه، ہدایه)

ـــه۳ کف ثوبه ای رفعه بین یدیه او من خلفه اذا اراد السجود وقیل ان یجمع ثوبه ویشد فی وسطه لما فیه من التجبر المنافی للخشوع ویکرہ کل ما کان من اخلاق الجبابرة لقوله صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم و ان لا اکف شعرا ولا ثوبا۔ (مراقی)

ـــه۴ سدله لانه علیه السلام نہی عن السدل وہو ان یجعل ثوبه علی راسه و کتفیه ثم یرسل اطرافه من جوانبه ویصدق علی ان یکون المندیل مرسلا من کتفیه کما یعتادہ کثیر فلو من احدہما لم یکرہ فینبغی لمن علی عنقه مندیل ان یضعه عند الصلوٰة ویصدق ایضا علی لبس القباء من غیر ادخال الیدین کمیه۔ (کفایه، ہدایة)

ـــه۵ جعل الثوب الخ لان ستر المنکبین مستحب فی الصلوٰة فیکرہ ترکه تنزیہا بغیر ضرورة۔ (مراقی)

ـــه۶ والقراءة، کاتمام القراءة حالة الرکوع ویکرہ ان یاتی بالاذکار المشروعة فی الانتقالات بعد تمام الانتقال کان یکبر للرکوع مثلا بعد الانتہاء الی حد الرکوع او یقول سمع اللہ لمن حمدہ بعد تمام القیام لان فیه تخلیه ترکه فی موضعه وتحصیله فی غیرہ والسنة ان یکون ابتداء الذکر عند ابتداء الانتقال وانتہاؤہ عند انتہائه وان خالف ترک السنة۔ (مراقی، طحطاوی)

ـــه۷ اطالة وقال الامام ابو الیسر لا یکرہ لان النوافل امرہا اسہل من الفرض وکذا قال المحبوبی وقد علمت انه قول محمد واما فی الفرض فانه مسنون اجماعا فی صلوٰة الفجر وکذا فی غیر الفجر عند محمد وعلیه الفتویٰ۔ (مراقی، طحطاوی)

ـــه۸ تطویل الثانیة ای تطویل الرکعة الثانیة علی الرکعة الاولی مکروہ فی جمیع الصلوات الفرض بالاتفاق والنفل علی الاصح الحاقا له بالفرض فیما لم یرد فیه تخصیص من التوسعة اما ما ورد فیه نص فلا یکرہ کما ورد انه صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی اولی الجمعة والعیدین بالاعلی وفی الثانیة بالغاشیة والثانیة زادت علی الاولی لسبع آیات واجاب الزاہدی بان الزیادة تختلف بحسب السور فان کانت السور قصارا فالثلاث آیات زیادة کثیرة مکروہة وان کانت طوالا فالسبع آیات زیادة یسیر غیر مکروہة قال الحلبی وہو حسن (مراقی، طحطاوی)

ـــه۹ تکرار وکذا تکرارہا فی الرکعتین ان حفظ غیرہا واما ما ورد انه صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی اولی المغرب اذا زلزلت واعادہا فی الثانیة فیحمل علی بیان الجواز والکراہة تنزیہیة (مراقی، طحطاوی)

ـــه۱۰ وقراءة ای عکس الترتیب اعنی قراءة سورة النصر فی الاولیٰ وسورة الکافرون فی الثانی قال ابن مسعود رضی اللہ عنه من قرأ القرآن منکوسا فہو منکوس وما شرع لتعلیم الاطفال الا لتیسیر الحفظ بقصر السورة واذا قرأ فی الاولی سورة الناس لا عن قصد یکررہا فی الثانیة (مراقی بتصرف)

عــه وقیل ہو ان یلقیه علی راسه ویرخیه علی منکبیه اقول ہذا فی الطیلسان ای الرداء ای اذا لم یدرہ علی عنقه والا فلا سدل لان الالقاء علی الراس والارخاء علی المنکب و الارسال من الجانبین انما یکون عادة فی الرداء والمندیل (شرح وقایه مع الحاشیه وشامی)

ـــه۱۱ فصله لما فیه من شبہة التفضیل والہجر وقال بعضہم لا یکرہ اذا کانت السورة طویلة عــه

عــه کما لو کان بینہما سورتان قصیرتان یعود الا صح (مراقی)

حاکم بناؤ کہ جو حرکت ہو ان ہی کی رضا سے ہو۔ اسی کا نام تصوف ہے اور یہ ہی حقیقت، معرفت اور طریقت کا مغز ہے۔ حضرت صدر الافاضل دام ظلہم نے خوب فرمایا۔

کھول دو سینہ مرا فاتحہ مکہ آ کر　　کعبہ دل سے صنم کھینچ کے کر دو باہر
آپ آجایئے قالب میں مرے جان بن کر　　سلطنت کیجئے اس جسم میں سلطان بن کر

اسلامی شکل اور لباس

اسلامی شکل یہ ہے کہ سر کے بال یا تو سب رکھائے یا سب کٹوا دے یا سب منڈائے کچھ بال رکھنا، کچھ کٹوانا منع ہیں جیسے کہ انگریزی بال میں ہوتا ہے۔ ایسے ہی کچھ بال رکھنا اور کچھ منڈانا منع ہے جیسے کہ بعض لوگ بیچ سر پر پان رکھواتے ہیں یا بعض لوگ سر کے اگلے حصے پر چھبے رکھواتے ہیں یا بعض جاہل مسلمان کسی بزرگ کے نام کی بچوں کے سروں پر ہندوؤں کی طرح چوٹی رکھتے ہیں۔ یہ سب منع ہے اور جس کے کل بال رکھے ہوں وہ یا تو کان کی لو تک یا کندھوں تک رکھے یعنی تا بگوش یا تا بدوش کہ یہ سنت ہے اور زیادہ لمبے بال رکھنا اور اس میں چوٹی، مانگ عورت کی طرح کرنا منع ہے۔ مونچھ اس قدر کاٹنا ضروری ہے کہ اوپر کے ہونٹ کی ڈوری کھل جائے بالکل نہ کٹوانا یا بالکل منڈا دینا منع ہے اور داڑھی ایک مٹھی رکھنا ضروری ہے۔ یعنی ٹھوڑی کے نیچے جو بال ہے ان کو اپنی مٹھی میں پکڑے جو مٹھی سے آگے نکلے ہوں وہ کٹوا دے یعنی مٹھی سے کم کرنا بھی منع اور مٹھی سے زیادہ لمبی رکھنا بھی منع ہے اب رہی آس پاس کی داڑھی یعنی جبڑوں پر کے بال وہ جس قدر گول دائرے میں آجائیں وہ نہ کٹوائے اور جو دائرے سے نکل جائیں وہ کٹوا دے یعنی جبکہ ٹھوڑی کے نیچے کے بال ایک مٹھی لمبے ہوں اور اس کے دائرے میں جس قدر بال آجائیں اس کا کٹوانا بھی منع ہے۔ ناک کے بال کٹوانا اور بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے۔ اگر بغل کے بال بھی استرے سے مونڈے جائیں تو بھی حرج نہیں۔ ناف کے نیچے

کے بال مونڈنا سنت ہے قینچی سے کاٹنا نحوست کا سبب ہے۔ ہاتھوں پاؤں کے ناخن کٹوانا بھی سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ سارے کام ہر ہفتہ میں ایک بار ضرور کرے اگر ہر ہفتہ نہ کر سکے تو چالیس دن سے زیادہ دیر نہ لگائے۔ مرد کو اپنے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زینت کے لئے منع ہے۔

اسلامی لباس

اسلامی لباس یہ ہے کہ مرد کو ناف سے گھٹنے تک کا جسم ڈھکنا فرض ہے۔ اگر نماز میں کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور نماز کے سوا بھی اگر چہ اکیلے میں ہی بلا وجہ کھولے تو گناہگار ہوگا اس کے سوا باقی لباس میں بہتر یہ ہے کہ پگڑی سر پر باندھے اور پوری آستین کی قمیض یا کرتہ پہنے اور ٹخنوں سے اونچا تہبند یا پاجامہ پہنے۔ ان کپڑوں کے سوا اچکن، واسکٹ جو کچھ بھی پہنے وہ کافروں کے لباس کی طرح نہ ہو۔ پگڑی کے نیچے ٹوپی ہونا چاہئے اور اگر ٹوپی نہ ہو تو بھی سر کی کھوپڑی ڈھک لے۔ اگر کھوپڑی کھلی رہی اور آس پاس پگڑی لپیٹی رہی تو سخت برا ہے اور اگر فقط ٹوپی اوڑھے تو ایسی ٹوپی سے بچے جو کفار یا فاسقوں کی خاص ٹوپی ہے جیسے گاندی کیپ، ہیٹ، ہندوانی گول ٹوپی، ایک قاعدہ یاد رکھو وہ یہ کہ جو لباس کافروں کا قومی نشان ہو اس کا استعمال مسلمانوں کو حرام ہے جیسے ہیٹ اور ہندوانی دھوتی وغیرہ اور جو لباس کہ کافروں کی مذہبی پہچان بن چکا ہے۔ اس کا استعمال کفر ہے جیسے کہ ہندوانی چوٹی اور زنار اور عیسائی قوم کا صلیبی نشان وغیرہ یعنی جس لباس کو دیکھ کر لوگ جانیں کہ یہ ہندو یا عیسائی کا لباس ہے اس لباس سے مسلمانوں کو بچنا از حد ضروری ہے۔

دوسری ضروری باتیں اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا رکھو، اپنی بیوی بچوں کو نماز کا سخت پابند بناؤ، سات برس کے بچوں کو نماز کا حکم دو اور دس برس کے بچوں کو مار مار کر نماز پڑھاؤ۔ رات کو جلدی سو جاؤ، صبح کو جلد جاگو اپنے بچوں کو جلد جگا دو کیونکہ وہ رحمت کے نازل ہونے کا وقت ہے۔ بچوں کو تعلیم دو

۲۔ اعتجار کی تعریف۔ کیا وسطِ سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے (حلقہ کی صورت میں)

احقر شاہ محمد قصوری (چشتی) خطیب شاہ عالمی مارکیٹ لاہور



۱۔ پرہیز ضروری ہے: فتاوٰی عالمگیر ج ۴ ص ۱۱۳ اور شامی ج ۵ ص ۲۵۸ میں ہے نتف الفنیکین بدعة وهما جانبا العنفقة وهي شعر الشفة السفلى كذا في الغرائب، یہ عبارت تو صرف نچلے ہونٹ کی طرفوں کے متعلق ہے مگر مطلقاً چہرے کے بال اکھاڑنے کے متعلق سر دست حضرت لسان الصوفیہ سیدی محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ کی وصیت فتوحاتِ مکیہ ج ۴ ص ۴۹۱ پیشِ نظر ہے فرماتے ہیں واجتنب الوشم ان تعمله او تأمر به وكذلك بالتنميص وهو ازالة الشعر من الوجه بالنماص الخ

۲۔ اعتجار کی دو تعریفیں کتبِ فقہ میں ہیں، فتاوٰی عالمگیریہ (موجبا) ج ۱ ص ۵۵ میں ہے هو ان يكور عمامته ويترك وسط رأسه مكشوفا كذا في التبيين یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑ دے، زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے، مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے ان ينتقب بعمامته فيغطي انفه مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسطِ سر میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ

پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسطِ سر کا چھپانا کافی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی غفرلہٗ

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

۱/۱۴

الاستفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک برگزیدہ ہستی کا وصال ہوئے تقریباً آٹھ یا دس ماہ کا عرصہ ہوا ہے، بزرگ موصوف کے مریدین و معتقدین حضرات نے ان کے مزار پر قبہ تعمیر کروایا تھا، کچھ ہی دن بعد چند مخالفین (جن کا تعلق فرقہ وہابیہ سے ہے) نے سازش کر کے اس قبہ تعمیر کردہ کو منہدم کر دیا، نہ صرف یہی بلکہ ملبہ کو منتشر کر کے قیمتی اشیاء اٹھا لے گئے۔ مریدین و معتقدین کے استفسار پر یہ کہنے لگے کہ یہ ناجائز ہے اور شرک و حرام ہے لہٰذا عرض یہ ہے کہ موصوف کے معتقدین جو کثیر تعداد میں ہیں اس فعلِ شنیع پر سخت ناراض ہیں اور وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ شرعی طور پر اس طرح قبرستان میں کسی بزرگ کے مزار پر قبہ تعمیر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

کی عبادت کریں گے' تو ان کا اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت میں مستغرق اور منہمک رہنا بھی خالص اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس سے ملاقات کے شوق کی وجہ سے ہے۔

نجم الدین دایہ نے "التاویلات النجمیہ" میں بیان کیا کہ ہم نے ان نبیوں اور رسولوں کو نفس کی صفات کی آمیزش سے مصفیٰ کر لیا اور انانیت کی کدورت سے پاک کر دیا اور ان کے دلوں میں خالص اپنی محبت کو ڈال دیا اور اب ان کے دلوں میں ہمارے غیر کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور اب وہ ہمارے غیر کی طرف مائل نہیں ہوتے' حتیٰ کہ اپنی ذوات کی طرف بھی ان کا میلان نہیں ہوتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا ظلمت ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے جلال کی مظہر ہے اور آخرت نور ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے جمال کی مظہر ہے۔

عصمت انبیاء پر دلیل

ص ٓ: ۴۷ میں فرمایا: "بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے اور نیک ترین ہیں"۔

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں اور بنی نوع انسان میں سے ان کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے' وہ شر اور معصیت کی آمیزش سے مبرأ اور منزہ ہیں۔ اس آیت میں ان کو اخیار فرمایا ہے' اخیار خیر کی جمع ہے اور صفت مشبہ ہے یا یہ اسم تفضیل ہے یعنی وہ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ نیکی کے حامل ہیں۔

اس آیت سے ہمارے علماء نے انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر استدلال کیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علی الاطلاق اخیار فرمایا ہے' اگر کسی وجہ سے بھی ان کی زندگی میں معصیت اور گناہ در آئے تو وہ علی الاطلاق خیر نہیں رہیں گے' اس لیے ان سے کوئی معصیت صادر نہیں ہوتی' نہ صغیرہ نہ کبیرہ' نہ سہواً نہ عمداً' نہ حقیقتاً نہ صورتاً' ہاں انبیاء علیہم السلام سے اجتہادی خطاء ہو جاتی ہیں اور بعض مصلحتوں کو پورا کرنے کے لیے اور امت کے لیے شرعی احکام میں نمونہ فراہم کرنے کے لیے ان سے بعض اوقات ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو بہ ظاہر مکروہ تنزیہی یا بہ ظاہر خلاف اولیٰ ہوتے ہیں اور ان کا مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہونا امت کے اعتبار سے ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے اعتبار سے وہ افعال فرض کے حکم میں ہوتے ہیں' کیونکہ شریعت کا بیان کرنا انبیاء علیہم السلام پر فرض ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ مکروہ تنزیہی کسی قسم کا گناہ نہیں ہے' نہ صغیرہ نہ کبیرہ۔

مکروہ تنزیہی اور خلافِ اولیٰ کا گناہ نہ ہونا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

مکروہ تنزیہی میں کوئی گناہ نہیں ہوتا' وہ صرف خلاف اولیٰ ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے قصداً ایسا کیا اور نبی قصداً گناہ کرنے سے معصوم ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۴۵۰۔۴۴۹' طبع جدید' رضا فاؤنڈیشن لاہور' ۱۹۹۶ء)

نیز اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

نیکوں کے جو نیک کام ہیں مقربوں کے حق میں گناہ ہیں' وہاں ترک اولیٰ کو بھی گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے حالانکہ ترک اولیٰ ہرگز گناہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۷۰ طبع قدیم' مکتبہ رضویہ' کراچی)

اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

پھر کراہت تنزیہ کا حاصل صرف اس قدر کہ ترک اولیٰ ہے نہ کہ فعل ناجائز ہو' علماء تصریح فرماتے ہیں کہ یہ کراہت جامع جواز و اباحت ہے' جانب ترک میں اس کا وہ رتبہ ہے جو جہت فعل میں مستحب کا' کہ مستحب کیجیے تو بہتر' نہ کیجیے تو گناہ نہیں۔

مکروہ تنزیہی نہ کیجیے تو بہتر' کیجیے تو گناہ نہیں' پس مکروہ تنزیہی کو داخل دائرہ اباحت مان کر گناہ صغیرہ اور اعتیاد کو کبیرہ قرار دینا جیسا کہ فاضل لکھنوی سے صادر ہوا' پھر سید مشہدی' پھر کردی اس کے تابع ہوئے' سخت لغزش و خطائے فاسد ہے' یا رب! مگروہ گناہ ہے کون سا جو شرعاً مباح ہو اور وہ مباح کیسا جو شرعاً گناہ ہو۔ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے اس خطائے شدید کے رد میں ایک مستقل تحریر مسمّٰی بہ "جمل مجلیه ان المکروه تنزیها لیس بمعصیة" تحریر کی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۴۴ طبع قدیم' مکتبہ رضویہ' کراچی)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس موضوع پر عربی میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس کا نام "جمل مجلیه ان المکروه تنزیها لیس بمعصیة" رکھا ہے' اس کے ص ۳۷ سے ص ۴۴ تک اس مسئلہ پر بحث فرمائی ہے' یہ رسالہ غیر مطبوعہ ہے' ہم نے اس کا عکس حاصل کیا' اس کی ابتدائی چند سطور کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

جس چیز پر ہمیں کامل یقین اور اعتماد ہے وہ یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی بالکل گناہ نہیں ہے' نہ کبیرہ نہ صغیرہ اور اس کے ارتکاب سے بندہ کسی قسم کی سزا کا مستحق نہیں ہوتا' نہ ہلکی نہ بھاری اور یہی خالص حق ہے' جس سے انحراف کی کوئی صورت نہیں' بہ کثرت علماء نے اس کی تصریح کی ہے' رد المحتار کے حظر و اباحت کی بحث میں علامہ شامی نے تلویح کے حوالے سے لکھا ہے: رہا مکروہ تنزیہی تو وہ اتفاقاً جواز کے زیادہ قریب ہے' اس معنیٰ میں کہ مکروہ تنزیہی کے مرتکب کو اصلاً سزا نہیں دی جائے گی۔ البتہ اس کے ترک کرنے والے کو کچھ ثواب ملے گا اور علامہ ابو سعود کے حوالے سے لکھا ہے کہ مکروہ تنزیہی اباحت کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ (علامہ شامی نے یہ ابن حاجب کے حوالے سے لکھا ہے نہ کہ ابو سعود کے حوالے سے' رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۸' سعیدی غفرلہ)

(جمل مجلیه ان المکروه تنزیها لیس بمعصیة (غیر مطبوعہ) ص ۳۷)

اعلیٰ حضرت نے تلویح کا جو حوالہ دیا ہے اس کی تخریج یہ ہے: تلویح مع التوضیح ج ۱ ص ۲۳' مطبوعہ اصح المطابع' کراچی اور اعلیٰ حضرت نے علامہ شامی کے جو حوالے ذکر کیے ہیں' ان کی تفصیل اس طرح ہے' علامہ شامی فرماتے ہیں:

مکروہ تنزیہی مباح کو بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ مکروہ تحریمی لازماً ممنوع ہوتا ہے۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۸ ملخصاً' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت' ۱۴۱۹ھ)

نیز علامہ شامی نے لکھا ہے کہ مستحب کے ترک پر ملامت نہیں کی جاتی۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۲۲۱) پھر آگے چل کر لکھا ہے: مستحب کو ترک کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۲۲۳) اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی کے فعل پر ملامت نہیں کی جاتی۔

نیز علامہ شامی لکھتے ہیں:

مکروہ تنزیہی جواز کے زیادہ قریب ہے' یعنی اس کے فاعل کو بالکل سزا نہیں دی جائے گی اور اس کے تارک کو کچھ ثواب ملے گا' تلویح۔ (رد المحتار ج ۹ ص ۴۰۹' دار احیاء التراث العربی' بیروت' ۱۴۱۹ھ)

عصمت کی تعریف اور معصوم اور محفوظ کا فرق

عصمت پر بحث کے دوران مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عصمت کی تعریف بھی کر دی جائے۔

علامہ میر سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی ۸۱۶ھ لکھتے ہیں:

گناہوں پر قدرت کے باوجود گناہوں سے اجتناب کے ملکہ (مہارت) کو عصمت کہتے ہیں۔

(کتاب التعریفات ص ۱۰۷' دار الفکر' بیروت' ۱۴۱۸ھ' وحاشیۃ الخیالی ص ۱۴۶' لکھنؤ)

قاضی عبد النبی بن عبد الرسل الاحمد نگری لکھتے ہیں:

نماز میں عمامہ اس طرح باندھنا کہ درمیان سے ٹوپی کا نظر آنا اعتبار نہیں ہے۔ اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق حضرت صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری صاحب نے فرمادی ہے۔ اور علاقے کے جید علماءِ کرام نے تصدیق فرمائی۔ کہ اس مسئلہ میں کوئی شک نہیں ہے۔

اصاب من اجاب فذالک کذالک

الفقیر ابوالسعید غلام نبی سیالوی عفا اللہ عنہ واللہ

28-9-13

اس مسئلہ کی تصدیق مفتی غلام نبی سیالوی، مفتی محمد محب اللہ نوری، مفتی نظام الدین جامی۔ مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارفوالہ اور جامعہ اشاعۃ الاسلام چک ۱۴۹ ای۔بی۔ علمائے اہلسنت حنفی بریلوی کے علاوہ علمائے اہل حدیث و علمائے دیوبند نے کی ہے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو اس تحقیق کو ساتھ لے کر علمائے پاکستان کی خدمت میں تشریف لے جائیں اور تسلی کر لیں۔ کہ عمامہ سے ٹوپی کا نظر آنا یا نہ آنا نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنی خاص عنایتوں سے مالا مال فرمائے۔

دعاؤں کا طالب: قاری محمد عباس غفرلہ

Abbas

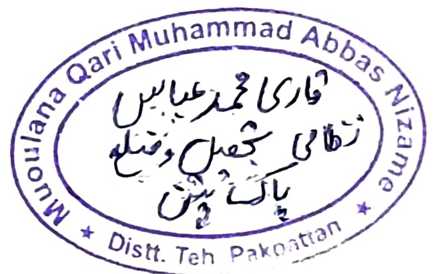
بروز منگل

۱ — ۱۰ — ۲-۱۳

۱۴۳۴ — ۲۰

۲۴ — ۱۱ — ۲۸

PM — ۳



--

مکروہات الصلاۃ

نماز کے مکروہات کا بیان

مسئلہ ۔ از عبدالوہاب خاں قادری رضوی ہر کر مولا چوک لاڑکانہ سندھ (پاکستان)

(۱) ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھنا کہ چاروں طرف سر کے عمامہ ہو اور ٹوپی درمیان میں سر کے اوپر کھلی رہے باندھنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اس طرح باندھ کر نماز پڑھنی کیسی ہے ؟

(۲) کلاہ پر جو عمامہ باندھتے ہیں وہ بھی کلاہ کے چاروں طرف گرد اگرد عمامہ ہوتا ہے اور اوپر کلاہ کھلا رہتا ہے اس کا باندھنا اور باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے ؟ مدلل جواب ارسال فرمائیں بینوا توجروا۔

الجواب (۱) اس طرح عمامہ باندھنا ناجائز اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے جیسا کہ بہار شریعت جلد سوم ص۱۶۸ میں ہے کہ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے ۔ وکل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا اور شامی جلد اول ص۴۳۸ میں ہے تکویر عمامۃ علی رأسہ وترک وسطہ مکشوفا کراھۃ تحریمیۃ اھ ملخصاً اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص۱۰۶ میں ہے ویکرہ الاعتجار وھو ان یکور عمامتہ ویترک وسط رأسہ مکشوفا کذا فی التبیین اور مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے یکرہ الاعتجار وھو شد الرأس بالمندیل وتکویر عمامتہ علی رأسہ وترک وسطھا مکشوفا اھ واللہ اعلم۔

(۲) کلاہ ہو یا کسی دوسری قسم کی ٹوپی ہو اعتجار بہر صورت مکروہ ہے۔ طحطاوی میں ہے المراد انہ مکشوف عن العمامۃ لا مکشوف اصلاً لانہ فعل مالا یفعل اھ ھذا ما ظھرلی والعلم بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی
۱۷ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ